21

سلسلة اربعينات الحديث النبوی

قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثا في فضل لا إله إلا الله

اربعینِ
فضیلت لا الٰہ الا اللہ

تألیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

لا إله إلا الله

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

21

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أَربعون حديثا

في فضل لا إله إلا الله

اربعین فضیلت لا الہ الا اللہ

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ فضیلتؒ لاالہ الااللہ

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انھوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّىْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ...))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ...))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

”هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔“ [1]

”وہ اہل حدیث ہیں۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔)) [2]

”اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔“

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے ''اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ'' حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے ''أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ''، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے ''أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ''، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ''، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ'' اور ابوالمعالی الفارسی نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ'' اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے ''اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ'' تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلَارْبَعُوْنَ فِی فَضْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . اَمَّا بَعْدُ:

سب سے افضل ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴾

(حم السجدہ : 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہہ دیجیے میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، سو اس کی طرف سیدھے ہو جاؤ اور اس سے بخشش مانگو اور مشرکوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔“

حدیث: 1

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ .)) [1]

”اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر ”لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ“ ہے اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ ہے۔“

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3383۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ذکر سے آسمان کے دروازے کھلنا

حدیث: 2

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، حَتَّى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جب) بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ'' کہتا ہے، تو اس کلمہ کے لیے یقینی طور پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے یعنی فوراً قبول ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔''

عمل سے قبل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا علم حاصل کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس جان لے کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

حدیث: 3

((وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) [2]

---

1. سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء ام سلمه، رقم: 3590، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 5648.
2. صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 43، 136، مسند احمد: 65/1، 69.

’’اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ ”لَآ إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں“ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اُخروی کامیابی کا ذریعہ ہے

حدیث 4:

((وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبَّادٍ مِنْ بَنِى الدَّيْلِ وَكَانَ جَاهِلِيًّا ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فِى سُوْقِ ذِى الْمَجَازِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا .)) [1]

’’اور حضرت ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دور جاہلیت میں سوق ذوالمجاز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے لوگو! ”لَآ إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہہ دو فلاح پا جاؤ گے۔“

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی پوری دنیا کو دعوت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾

(الاحقاف : 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’کہہ دیجیے میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا نہیں ہوں، اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، اور نہ (یہ کہ) تمھارے ساتھ (کیا)، میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے

---

[1] مسند احمد : 341/4، رقم :19004، الأحاد والمثانی، رقم : 963، شیخ شعیب رحمہ اللہ نے اسے حسن الاسناد قرار دیا ہے۔

اور میں تو بس واضح ڈرانے والا ہوں۔"

حدیث :5

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: بَعَثَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّكَ تَأْتِی قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِی فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ .)) [1]

"اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں ارشاد فرمایا: "یقیناً آپ اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، لہٰذا سب سے پہلے آپ انہیں "لا الٰہ الا اللّٰہ" کی گواہی دینے کی دعوت دیں (اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی وحدانیت کی طرف دعوت دیں) پس اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو آپ انہیں بتلائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کر رکھی ہیں، اگر وہ اس بات کو مان لیں تو پھر انہیں بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ کو فرض کر رکھا ہے جو کہ صاحب ثروت لوگوں سے لے کر فقراء کو دے دیا جائے، پس اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو آپ ان کے پاکیزہ مالوں سے بچیں اور تم مظلوم کی بددعا نہ لینا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔"

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، رقم: 1458۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 121.

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے ذکر سے خون ومال کی حفاظت

حدیث :6

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّی مَالَهُ، وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کی گواہی نہ دے دیں، اور مجھ پر اور جو شریعت میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان نہ لے آئیں جب وہ ایسا کرلیں گے تو اپنا خون اور مال مجھ سے بچا لیں گے الا یہ کہ اس گواہی کے کسی حق کو پامال کر دیں اور اللہ تعالیٰ ان سے حساب لے لے گا۔''

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی اخلاص قلب کے ساتھ گواہی دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴾ ﴿١٤﴾
(المؤمن : 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس اللہ کو پکارو، اس حال میں کہ دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہو، اگرچہ کافر برا مانیں۔''

حدیث :7

((وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ أَنْ

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 125.

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِّنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے اخلاص قلب کے ساتھ گواہی دی کہ "لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں'' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی سچے دل سے گواہی دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝۳۳﴾ (الزمر : 33)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ شخص جو سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ بچنے والے ہیں۔''

حدیث: 8

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .)) [2]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ "اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ" ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں'' اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دے گا۔''

---

1. سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم الحدیث:2355.
2. صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 128.

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۙ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾ ﴾ (اللیل : 19 تا 21)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”حالانکہ اس کے ہاں کسی کا کوئی احسان نہیں ہے کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ مگر (وہ تو صرف) اپنے اس رب کا چہرہ طلب کرنے کے لیے (دیتا ہے) جو سب سے بلند ہے۔ اور یقیناً عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔“

حدیث: 9

((وَعَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ ، وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ ، أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ .)) [1]

”اور حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ حضرت عتبان بن مالک انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ”لا إلـــٰه إلا اللّٰه“ کا اقرار کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔“

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار شفاعتِ پیغمبر کا حقدار بناتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوة، رقم: 425.

وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَــٔـُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ (البقرة : 255)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّـهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَّا يَسْأَلَنِى عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ .)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے سبب سب سے خوش نصیب کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری شفاعت کے سبب قیامت کے دن

[1] صحيح بخاری، کتاب العلم، رقم: 99.

سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہوگا جس نے خلوص دل سے اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار سے قبر میں استقامت کا باعث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝٢٧﴾

(ابراهيم : 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات یعنی کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھتا ہے، اور اللہ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“

حدیث: 11

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ .)) [2]

”اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ ”اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ“ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔“ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یوں بیان فرمایا ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ ”اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے۔“

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم: 1369.

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار باعث خیر و برکت

حدیث: 12

((وَعَنْ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ فِی السُّوْقِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَلْفَ أَلْفَ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ، وَبَنَی لَهُ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ.)) [1]

’’اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ کلمات کہے: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ“ ’’اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے مرتا نہیں ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔‘‘ اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ خطائیں اس سے معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔‘‘

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر ہلاکت اور نقصان سے محافظ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ (الزمر: 36)

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3429، کتاب الدعاء للطبرانی، رقم: 789، 790۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔''

حدیث :13

((وَعَنِ الْمُغِيرَةُ بْنِ شُعْبَةَ فِی كِتَابٍ إِلَی مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِی دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) [1]

''اور جناب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ'' ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف بھی اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے، اسے کوئی منع کرنے والا نہیں اور جسے تو روک دے، اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کے مال و دولت تیری بارگاہ میں نفع نہیں پہنچا سکیں گے۔''

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر باعثِ انعام وفضل

حدیث :14

((وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ كُلِّ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الاذان، رقم: 844، صحيح مسلم، رقم: 1342.

صَلاةٍ، حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ . وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ .)) [1]

''اور جناب ابوزبیر کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہتے، اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے: ''لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ'' ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی ملکیت ہے اور اسی کی تعریف، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے، نصرت الٰہی کے بغیر، (کسی میں برائی سے) بچنے کی ہمت ہے اور نہ (نیکی کرنے کی) قوت، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اسی اللہ ہی کی طرف سے انعام اور فضل ہے اور اسی کے لیے بہترین مدح و ثناء، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اپنی بندگی خالص اسی کے لیے کرنے والے ہیں اگرچہ کفار کو برا ہی کیوں نہ لگے۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: 1343، سنن ابوداؤد، رقم: 106.

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا ذکر باعث آسانی مصائب و مشکلات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝۱۲۹﴾ (التوبة : 129)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دیجیے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔''

حدیث: 15

((وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَی: حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا .)) [1]

''اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے (موقوفاً) روایت ہے کہ جو آدمی ہر دن صبح شام ''حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ'' ''مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔'' سات بار پڑھ لیا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلات کو آسان کر دے گا اور اس کی حاجتوں کو پورا کرے گا۔''

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کے ذکر سے ہر گناہ کی معافی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۳۷﴾ (البقرة : 37)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے، تو اس نے

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، رقم: 5081۔ یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔

اس کی توبہ قبول کر لی، یقیناً وہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔“

حدیث: 16

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ إِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ .)) [1]

”اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ إِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ“ ”میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس اللہ سے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہ زندہ جاوید ہے، اور پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اور اس کے حضور میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں“ جو یہ (کلمات کہے، تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ اس نے جہاد سے بھاگنے کا ارتکاب کیا ہو۔“

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ذریعہ استغفار کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝﴾ (نوح: 10-12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی بارش اتارے گا۔ اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغات عطا کرے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الاستغفار، رقم: 1517۔ امام حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ مستدرك حاكم: 511/1.

اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ (آل عمران : 135)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں، یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے؟ اور انھوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوں۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَيِّدُ الاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ ، مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِىْ ، فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .)) [1]

''اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیّد الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو: ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ ، مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِىْ ، فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ'' ''اے اللہ! تو

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم :6306، سنن نسائی، رقم :5522.

ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرہ بندہ ہوں، اپنی استطاعت کے مطابق تیرے ساتھ کیے وعدے پر قائم ہوں۔ اے اللہ! میں ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھ سے سرزاد ہوا ہے اور تو نے مجھے پر انعام وفضل کیا اس کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (سید الاستغفار) یہ کلمات پڑھے اور اس رات فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا، اور جس نے صبح پڑھے اور اس دن فوت ہو گیا وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا پرزہ اور گناہوں کے ننانوے دفاتر

حدیث :18

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي

كَـفَّةٍ ، فَطَاشَتْ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ .)) [1]

''اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمائے ہوئے سنا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر ساری مخلوق کے رو برو بلائیں گے، اور اس کے سامنے اعمال کے ننانوے دفاتر کھولیں گے۔ ہر دفتر حد نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا۔ اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں پھر ارشاد ہوگا: تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا: اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں۔ پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں ''أَشْهَـدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا اس کو تلوا لے۔ وہ عرض کرے گا: اتنے دفتروں کے مقابلہ میں یہ پرزہ کیا کام دے گا؟ ارشاد ہوگا: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کاغذ کا وہ پرزہ دوسرے پلڑے میں، تو اس پرزے کے وزن کے مقابلہ میں دفتروں والا پلڑا اڑنے لگے گا (سچی بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزن ہی نہیں رکھتی۔''

---

[1] سنن الترمذی، باب ما جاء فیمن یموت……، رقم :2639، سنن ابن ماجة، رقم : 4300۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝﴾ (الکهف: 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے میں تو تم جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَی اللّٰهَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهَا اِلَّا حَجَبَتْهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ: لَا يَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اُدْخِلَ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا كَانَ فِيْهِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوعمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ گواہی دے کہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں'' کو لے کر اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے کہ وہ اس پر (دل سے) یقین رکھتا ہو تو یہ کلمہ شہادت ضرور اس کے لیے دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائے گا۔ ایک روایت میں ہے جو شخص ان دونوں باتوں (اللہ تعالیٰ کی

[1] مجمع الزوائد: 165/1۔ علامہ ہیثمی نے کہا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت) کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا خواہ اس کے (اعمال نامہ میں) کتنے ہی گناہ ہوں۔''

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے ذکر سے اللہ کے قلعہ میں داخل ہونا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ﴾ (طٰہٰ : 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔''

حدیث: 20

((وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا، مَنْ اَقَرَّلِیْ بِالتَّوْحِیْدِ دَخَلَ حِصْنِیْ، وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ .)) [1]

''اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔''

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا

حدیث: 21

((وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَکْثِرُوْا مِنْ

[1] صحیح الجامع الصغیر :243/2.

قَوْلِ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ''لَآ اِلٰــهَ اِلَّا الـلّٰهُ'' کی گواہی کثرت سے دیتے رہا کرو، اس سے پہلے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہہ سکو۔''

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا ذکر نصرتِ الٰہی کا باعث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ ﴾ (البقرة : 214)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔''

حدیث :22

((وَعَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ إِذَا قَـفَـلَ مِـنْ غَـزْوٍ ، أَوْ حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ ، يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَـرَفٍ مِـنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَـكْبِيـرَاتٍ ثُـمَّ يَقُولُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَـدِيْـرٌ ، آئِــبُوْنَ ، تَائِـبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ .)) [2]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ یا سفر حج سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین (3) مرتبہ ''اَلـلّٰـهُ اَكْبَرُ'' کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْـمُـلْكُ وَلَـهُ الْـحَـمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ، آئِـبُوْنَ ،

[1] مسند أحمد : 359/2، الترغيب والترهيب : 4162۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح بخاری ، كتاب العمرة ، رقم : 1797، صحيح مسلم ، كتاب الحج ، رقم : 3278.

تَائِـبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ" ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اُسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔ ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں (اور) اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، سچ کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس نے تمام لشکروں کو شکست دے دی۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دعائے اسم اعظم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ (الاخلاص : 1 تا 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔''

حدیث :23

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ سَمِعَ النَّبِيّ ﷺ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَاَشْهَدُ بِاَنَّكَ أَنْتَ اللّٰه الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ سَأَلَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، اَلَّذِىْ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِ أَجَابَ .)) [1]

[1] مستدرك حاكم : 1/4-5، سنن ابوداؤد، كتاب الوتر، رقم : 1493، سنن ابن ماجه، رقم : 3857۔ حاکم اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَاَشْهَدُ بِاَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ" ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے جس نے نہ جنا اور نہ جنا ہی گیا اور کوئی بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس سے اس اسم کے وسیلہ سے مانگا جائے تو عنایت فرماتا ہے، دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے۔''

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات جنت میں داخلہ کا سبب

حدیث: 24

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ فِيهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یہ گواہی دی کہ: "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں'' اور پھر جس نے گواہیوں میں شک نہیں کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 138.

حدیث :25

((وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا.)) [1]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ یقین کے ساتھ گواہی دیتا تھا کہ "اَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں'' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔''

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر جہنم سے نجات کا ذریعہ

حدیث :26

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.)) [2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا ہوگا اور اس کے دل میں

---

[1] مسند احمد: 229/5، سلسلہ احادیث الصحیحہ، رقم: 2278.

[2] صحیح البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ: لما خلقت بیدی، رقم: 7410.

ایک جَو کے وزن کے برابر بھی بھلائی ہوگی یعنی ایمان ہوگا۔ پھر ہر وہ آدمی جہنم سے نکلے گا جس نے ”لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہا ہوگا، اوراس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی یعنی ایمان ہوگا، پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہا ہوگا، اوراس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوگی۔“

حدیث :27

((وَعَـنْ عُثْـمَـانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، شَهَادَةُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .)) [1]

”اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ کلمہ جانتا ہوں جو بندہ یقین قلب کے ساتھ پڑھتا ہے، اوراس پر اسے موت آجاتی ہے تو اس پر اللہ جہنم کی آگ کو حرام کردیتا ہے، اور کلمہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کی شہادت ہے۔“

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا آخری زمانہ میں ذکر

حدیث :28

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢ ﴾ (النحل : 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں، لہٰذا تم مجھ ہی سے ڈرو۔“

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَدْرُسُ الْاِسْلَامُ

---

[1] مسند احمد بن حنبل: 63/1، مستدرك حاكم : 72/1 ، صحيح ابن حبان: 696/2۔ حاکم اور ابن حبان نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

كَـمَـا يَـدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ، وَيُسْـرٰى عَـلٰـى كِتَـابِ اللّٰهِ فِيْ لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ مِـنْـهُ آيَةٌ، وَيَبْـقَـى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ، وَالْعَجُوْزُ الْكَبِيْرَةُ، يَقُوْلُوْنَ: اَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ، فَـنَـحْنُ نَقُوْلُهَا. قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ لِحُذَيْفَةَ: فَمَا تُـغْـنِيْ عَنْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ؟ فَـاَعْـرَضَ عَـنْهُ حُذَيْفَةُ فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ ثَلٰثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُـعْـرِضُ عَـنْـهُ حُـذَيْفَةَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: يَا صِلَةُ تُنَجِّيْهِمْ مِنَ النَّارِ.)) [1]

"اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح کپڑے کے نقش و نگار گھس جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں، اسی طرح اسلام بھی ایک زمانہ میں ماند پڑ جائے گا، یہاں تک کہ کسی شخص کو یہ علم تک نہ رہے گا کہ روزہ کیا چیز ہے اور صدقہ و حج کیا چیز۔ ایک شب آئے گی کہ قرآن سینوں سے اٹھالیا جائے گا، اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔ متفرق طور پر کچھ بوڑھے مرد اور کچھ عورتیں رہ جائیں گی جو یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ کلمہ سنا "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ" تھا اس لیے ہم بھی یہ کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صلہ نے پوچھا: جب انہیں روزہ، صدقہ اور حج کا بھی علم نہ ہوگا تو بھلا صرف یہ کلمہ انہیں کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے تین بار یہی سوال دہرایا، ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اعراض کرتے رہے۔ پھر ان کے تیسری مرتبہ

[1] مستدرك حاكم: 473/4۔ امام حاکم نے کہا: یہ حدیث شرط مسلم پر ہے۔

(اصرار) کے بعد فرمایا: صلہ! یہ کلمہ ہی ان کو دوزخ سے نجات دلائے گا۔"

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کرنے والے جنت میں جائیں خواہ کبائر کا ارتکاب کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾ (النساء : 48)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ (یہ گناہ) نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔"

حدیث :29

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِی ذَرٍّ.)) [1]

"اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہے، اور پھر اسی پر اس کی موت آجائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ہاں) اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس

[1] صحیح البخاری، باب الثیاب البیض، رقم :5827.

نے چوری کی ہو۔ میں نے (تیسری مرتبہ بھی) عرض کیا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو، ابوذر کے عَلَى الرَّغْم وہ جنت میں ضرور جائے گا۔''

کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ایمان کی اہم شاخ ہے

حدیث :30

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل شاخ ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ'' کا کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔''

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کو دل سے قبول کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٣٥ۙ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝٣٦ؕ﴾ (الصافات: 35، 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ ایسے لوگ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو تکبر کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کیا واقعی ہم یقیناً اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دینے والے ہیں؟''

[1] صحيح مسلم، باب بيان عدد شعب الايمان......، رقم: 153.

حدیث:31

((وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْكَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ، فَرَدَّهَا عَلَیَّ، فَهِیَ لَهُ نَجَاةٌ.)) [1]

''اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کلمہ کو قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) پر (ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا، اور انہوں نے اسے رد کردیا تھا، وہ کلمہ اس شخص کے لیے نجات (کا ذریعہ) ہے۔''

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کی شہادت سب سے افضل بات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ﴾ (الاسراء: 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ کے رب نے فیصلہ کردیا کہ تم اس کے سوا کسی عبات نہ کرو۔''

حدیث:32

((وَعَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِیْ سِیَاقَةِ الْمَوْتِ یَبْكِیْ طَوِیْلًا حَوَّلَ وَجْهَهٗ إِلَی الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهٗ یَقُوْلُ: یَا یَا أَبَتَاهُ! أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ اِلَی الْجِدَارِ وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اِنِّیْ كُنْتُ عَلٰی أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ وَمَا

[1] مسند احمد 4/1، تاریخ بغداد: 272/1۔ شیخ شعیب نے اسے شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔

أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّى ، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ ، فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِى قَلْبِى أَتَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِينَكَ فَلِأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِى ، قَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: قُلْتُ: اَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ ، قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ يُّغْفَرَ لِى ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا ، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا أَجَلَّ فِى عَيْنَىَّ مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَىَّ مِنْهُ ، إِجْلَالًا لَهُ ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ اَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ ، لِاَنِّى لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَىَّ مِنْهُ ، وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ وُلِّيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِى مَا حَالِى فِيهَا ، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِى نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِى فَشُنُّوا عَلَىَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِى قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ ، وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّى .)) [1]

”اور حضرت ابن شماسہ مہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے آخری وقت میں موجود تھے۔ وہ زار و قطار رو رہے تھے اور دیوار کی طرف اپنا رخ کیے ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے ان کو تسلی دینے کے لیے کہنے لگے ابا جان! کیا نبی کریم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟

[1] صحیح مسلم، باب کون الاسلام یھدم ما قبله ......، رقم: 321.

کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ یعنی آپ کو تو نبی کریم ﷺ نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے (دیوار کی طرف سے) اپنا رخ بدلا اور فرمایا: سب سے افضل چیز جو ہم نے (آخرت کے لیے) تیار کی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جب کہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا، اگر (خدانخواستہ) میں اس حال پر مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کا حق ہونا ڈال دیا تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا اپنا ہاتھ مبارک بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھا دیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا عمرو یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا، کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا یہ کہ میرے سب گناہ معاف ہوجائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے گناہوں کا تمام قصہ ہی پاک کردیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہ معاف کردیتی ہے اور حج بھی پچھلے سب گناہ معاف ختم کردیتا ہے۔ یہ دور وہ تھا جب کہ آپ سے زیادہ پیارا، آپ سے زیادہ بزرگ و برتر میری نظر میں کوئی اور نہ تھا۔ آپ کی عظمت کی وجہ سے میری یہ تاب نہ تھی کہ کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکتا، اگر مجھ سے آپ کی صورت مبارک پوچھی جائے تو میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ میں نے کبھی پوری طرح آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ کاش اگر میں اس حال پر

مرجاتا تو امید ہے کہ جنتی ہوتا۔ پھر ہم کچھ چیزوں کے متولی اور ذمہ دار بنے اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا حال ان چیزوں میں کیا رہا (یہ میری زندگی کا تیسرا دور تھا) اچھا دیکھو جب میری وفات ہوجائے تو میرے (جنازے کے) ساتھ کوئی واویلا اور شوروغل کرنے والی عورت نہ جانے پائے نہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) آگ میرے جنازے کے ساتھ ہو۔ جب مجھے دفن کرچکو تو میری قبر پر اچھی طرح مٹی ڈالنا اور جب (فارغ ہوجاؤ تو) میری قبر کے پاس اتنی دیر (ضرور) ٹھہر ہی جانا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میرا دل لگا رہے اور مجھے معلوم ہوجائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہوں۔“

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کا اقرار

حدیث: 33

((وَعن عبادة بن الصامت قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ .)) [1]

”اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ“ کہا تو اللہ نے اس پر جہنم کی آگ حرام قرار دی ہے۔“

حدیث: 34

((وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 142.

أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی سچے دل سے یہ شہادت دیتا ہے کہ ''لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ'' ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں'' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔''

حدیث: 35

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : خُذُوْا جُنَّتَكُمْ ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مِنْ عَدُوٍّ قَدْ حَضَرَ؟ قَالَ: لَا؛ جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ ، قُوْلُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا الـلّٰـهُ ، وَالـلّٰـهُ أَكْبَرُ ، فَإِنَّهَا يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ ، وَمُقَدَّمَاتٍ ، وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا بچاؤ (اسلحہ، ڈھالیں) تھام لو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا دشمن آ گیا ہے کہ ہم اپنے ہتھیار اور بچاؤ اختیار کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن تو نہیں آیا لیکن تم جہنم سے اپنا بچاؤ اختیار کر لو (اور وہ یہ ہے) کہ تم کہو: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' کیونکہ یہ چیز آگے قیامت کے دن کام آنے والی اور نجات دلوانے والی ہوگی اور یہی باقی

---

[1] صحیح بخاری ، کتاب العلم ، رقم : 128 .

[2] مستدرك حاكم : 1985 ، المعجم الاوسط للطبرانی : 4027 ، السنن الكبرى للنسائی : 10617 ، السلسلة الصحيحة : 3264 .

رہنے والی نیکیاں ہیں۔''

حدیث :36

((وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفٰی مِنَ الْکَلَامِ أَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَکْبَرُ. وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، کُتِبَ لَهُ بِهَا عِشْرُوْنَ حَسَنَةً، وَحُطَّ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَیِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، مَنْ قِبَلِ نَفْسِهِ، کُتِبَ لَهُ بِهَا ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا ثَلَاثُوْنَ سَیِّئَةً.)) [1]

''اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے چار کلمات پسند کیے ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَکْبَرُ'' جس نے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہا، اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس برائیاں معاف کردی جائیں گی، جس نے ''اَللّٰهُ أَکْبَرُ'' کہا، اس کے لیے بھی اتنا ثواب ہوگا، جس نے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہا، اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر وثواب ہوگا اور جس نے اپنے دل سے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' کہا، اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس برائیاں معاف کردی جائیں گی۔''

[1] مسند أحمد: 8093، النسائی فی الکبریٰ: 10608، صحیح الترغیب والترهیب: 1554.

حدیث: 37

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللَّهُ ، أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ .)) [1]

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہوکر یہ دعا پڑھے:"لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللَّهُ ، أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" اور پھر کہے:"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" ''اے اللہ! میری مغفرت فرما'' یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور (نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔''

حدیث: 38

((وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ، فَعَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ . فَقَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللَّهُ ، أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .)) [2]

---

[1] صحيح بخاری ، رقم :1154 .

[2] سنن النسائی ، رقم :924، إرواء الغليل ، رقم :303۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

''اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں لہٰذا آپ مجھے وہ چیز سکھا دیں جو مجھے اس کی جگہ کافی ہو جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ، أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کہتے رہو۔''

زندگی کے آخری لمحات اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا اقرار

حدیث: 39

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوْحٍ ابْنَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: اَوْصٰى نُوْحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِابْنِهِ: يَابُنَيَّ اِنِّى اُوْصِيْكَ بِاثْنَتَيْنِ وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ. اُوْصِيْكَ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِى كِفَّةِ الْمِيْزَانِ، وَوُضِعَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فِى كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَى اللّٰهِ، وَبِقَوْلِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ، فَاِنَّهَا عِبَادَةُ الْخَلْقِ، وَبِهَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُهُمْ، وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ، الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ، فَاِنَّهُمَا يَحْجُبَانِ عَنِ اللّٰهِ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ وصیت نہ بتاؤں جو (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے

[1] مسند أحمد، رقم: 6594، أدب المفرد، رقم: 548، مستدرك حاكم: 48/1- امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بیٹے کو کی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت میں فرمایا: میرے بیٹے! تم کو دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ ایک تو میں تمہیں ”لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کے کہنے کا حکم کرتا ہوں کیونکہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور تمام آسمان و زمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا، اور اگر تمام آسمان و زمین کا ایک گھیرا ہو جائے تو بھی یہ کلمہ اس گھیرے کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ کر رہے گا۔ دوسری چیز جس کا حکم دیتا ہوں وہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ“ کا پڑھنا ہے کیونکہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے مخلوقات کو روزی دی جاتی ہے اور میں تم کو دو باتوں سے روکتا ہوں شرک سے اور تکبر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔“

حدیث: 40

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ الْعُلْبَةُ مِنَ الْخَشَبِ وَالرَّكْوَةُ مِنَ الْأَدَمِ.)) [1]

”اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کے وقت) آپ کے سامنے ایک بڑا پانی کا پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ راوی

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: 6510.

کو شبہ ہوا کہ یا ہانڈی کا کونڈا تھا۔ آنحضرت ﷺ اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے۔ "فی الرفیق الاعلیٰ" یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک قبض ہوگئی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔"

حدیث: 41

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) [1]

"اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا (مرتے وقت) آخری کلام "لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ" ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح سنن ابى داؤد للالبانى، الجز ثانى، رقم: 3673.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

نمبر شمار | طرف الحدیث | صفحہ نمبر

مراجع ومصادر

1: قرآن حكيم .

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت .

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ .

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة .

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ .

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت .

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ .

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت .